Cambridge IGCSE

Cambridge International Examinations
Cambridge International General Certificate of Secondary Education

CANDIDATE NAME	

CENTRE NUMBER		CANDIDATE NUMBER	

9244798555

URDU AS A SECOND LANGUAGE **0539/01**

Paper 1 Reading and Writing **May/June 2017**

2 hours

Candidates answer on the Question Paper.

No Additional Materials are required.

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.
Do not use staples, paper clips, glue or correction fluid.
DO **NOT** WRITE IN ANY BARCODES.

Answer **all** questions.

The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

This document consists of **13** printed pages and **3** blank pages.

DC (NF/SW) 136124/5
© UCLES 2017

CAMBRIDGE International Examinations

Exercise 1

مشق نمبر:1

مندرجہ ذیل اشتہار کو غور سے پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

Questions 1–6

سوال نمبر : 1 تا 6

گلستانِ ادب تعلیمی مرکز میں مختلف زبانیں سیکھنے کے کورسز شروع

اردو اور عربی زبان بولنے کے علاوہ لکھنا اور پڑھنا سیکھیں

- ابتدائی درجے سے لے کر جی۔ سی۔ ایس۔ ای تک کورسز کی سہولت
- آپ کی صلاحیّت کے اعتبار سے مناسب درجے میں داخلہ
- انٹرویو کے ساتھ ساتھ ٹیسٹ لازمی

فارسی زبان میں بول چال کی جماعتیں بھی شروع

- اس کورس کے لیے پہلے سے زبان کا علم ہونا ضروری نہیں
- صرف ابتدائی درجے کی جماعتوں کا انتظام

محکمۂ تعلیم کی طرف سے 18 سال کی عمر سے زائد عمر کے لوگوں کے لیے فیس کی پابندی ختم

- نہایت محنتی، قابل اور تجربہ کار اساتذہ
- آپ کی کامیابی ہمارا اوّلین مقصد
- 3 ستمبر سے لے کر 12 ستمبر تک داخلہ جاری

علم کی گر ہو طلب تو آیئے

گلستانِ ادب تشریف لایئے

مختلف زبانوں کا شوق رکھنے والوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ "گلستانِ ادب" مرکز میں تشریف لا کر ہمیں خدمت کا موقع دیں۔ اپنا شناختی کارڈ ساتھ لانا نہ بھُولئے گا۔

پچھلے صفحے پر دیے گئے اشتہار کو پڑھیں اور درج ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

1 آپ اُردو کے علاوہ لکھنے پڑھنے کی مہارت کس زبان میں حاصل کر سکتے ہیں؟

[1] ....

2 داخلے کے لیے ٹیسٹ کیوں ضروری ہے؟

[1] ....

3 صرف بول چال کا کورس کس درجے کی جماعت کے لیے ہے؟

[1] ....

4 کورسز کی فیس کتنی ہے؟

[1] ....

5 داخلے کب تک جاری رہیں گے؟

[1] ....

6 داخلے کے لیے آنے والوں کو اپنے ساتھ کیا لانا ہو گا؟

[1] ....

[Total: 6]

© UCLES 2017

Exercise 2 **مشق نمبر:2**

الن فقیر کے بارے میں لکھی گئی تحریر پڑھ کر دوسرے صفحے پر دیا گیا فارم پُر کریں۔

Question 7 **سوال نمبر :7**

الن فقیر

لوک گیتوں یا فوک موسیقی کا ذکر آتے ہی الن فقیر کا نام یاد آجاتا ہے۔ الن کی پیدائش 1932 عیسوی میں حیدر آباد شہر کے ایک قریبی گاؤں "عامری" میں ہوئی۔ ان کا اصل نام علی بخش تھا۔ ان کی لمبی داڑھی، لمبے بال، مخصوص لباس اور وضع قطع کے ساتھ اپنی ایک الگ پہچان تھی۔ ان کا تعلق ڈھول بجانے والے گھرانے سے تھا مگر ان کا رُجحان ڈھول بجانے کی بجائے گانے کی طرف زیادہ تھا۔ اُن کے والد کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور انہوں نے علی بخش کو بُرا بھلا کہا تو وہ گھر سے بھاگ نکلے۔ ان دنوں مزاروں پر صُوفیانہ کلام پیش کرنے اور اس کو سُننے کا رواج عام تھا۔ اس لیے علی بخش بھی اپنا شوق پورا کرنے کی خاطر مزاروں تک جا پہنچے۔ بیس برس تک شاہ عبداللطیف بھٹائی کے مزار پر اپنے فن یعنی لوک گیتوں کا مظاہرہ کرتے رہے۔ جہاں انہیں فقیر قربان جیسے مہربان شخص کی شاگردی میں آنے کا موقع ملا۔ اتفاق سے ان کی ملاقات ممتاز مرزا سے ہوگئی جو اُس وقت ریڈیو پاکستان سے مُنسلک تھے۔ اُنہوں نے علی بخش کے ہنر کو پہچانا اور ریڈیو پاکستان سے متعارف کروایا، اس طرح وہ علی بخش سے الن فقیر بن گئے۔

الن فقیر اپنے من میں ڈوب کر گاتے تھے اور اپنے رقص کے خاص انداز سے لوگوں کے دل موہ لیتے تھے۔ وہ ایک مُنفرد طبیعت کے مالک اور نہایت سادہ مزاج آدمی تھے۔ الن فقیر کو ان کے ہنر و کمال کی وجہ سے بے حد مقبولیّت حاصل ہوئی۔ انہوں نے بیشتر گیت سندھی زبان میں گائے اور چند ایک گیت و ملی نغمے اُردو زبان میں بھی گائے۔ مگر ان کے فن کی ادائیگی کسی زبان کی محتاج نہ تھی۔ انہوں نے پاکستان سے باہر دُوسرے ممالک میں بھی اپنے فن کے جوہر دکھائے۔

اُن کی یہ محنت و لگن رائیگاں نہیں گئی۔ پاکستانی حکومت نے فوک موسیقی میں ان کی خدمات کے عوض میں "انسٹی ٹیوٹ آف سندھیالوجی" کے احاطے میں رہائش کے لیے گھر دیا۔ نہ صرف یہ بلکہ انہیں یونیورسٹی کے ثقافتی شعبے میں نوکری بھی دی۔ یوں نصابی تعلیم نہ ہونے کے باوجود ان کے ہنر نے انہیں اعلیٰ مقام تک پہنچادیا۔ اس کے علاوہ انہیں اعلیٰ کارکردگی کا ایوارڈ بھی دیا گیا جسے "پرائڈ آف پرفارمنس" کہا جاتا ہے۔ الن فقیر نے اڑسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔ ان کے بعد ان کے بیٹے فہیم الدین فقیر اپنے باپ کے پیشے اور فن کو زندہ رکھنے کی کوشش کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

پچھلے صفحے پر الن فقیر کے بارے میں دی گئی معلومات پڑھ کر فارم پُر کریں۔

الن فقیر

اصل نام:

[1] ....

آبائی پیشہ:

[1] ....

استاد کا نام:

[1] ....

الن فقیر کا مزاج:

[1] ....

مقبولیّت کی وجہ:

[1] ....

ملازمت کی تفصیل:

[1] ....

وفاتِ کے وقت عمُر: برائے مہربانی صحیح خانے میں ٹھیک (✓) کا نشان لگائیں۔

58سال ☐ 68سال ☐ 78سال ☐ [1]

[Total: 7]

مشق نمبر 3: Exercise 3

شیشہ نوشی کے بارے میں تفصیلات پڑھ کر دوسرے صفحے پر دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

سوال نمبر: 8 تا 9 Questions 8–9

شیشہ نوشی

لوگ مختلف وجوہات کی بناء پر اپنے من پسند مشاغل اپناتے ہیں جیسے کہ دوستوں کے ساتھ مل کر کھیل کھیلنا، سینما جانا، ریسٹورنٹ جانا، جم جانا، یا پھر ہواخوری کے لیے سیر پر نکلنا۔ یہ سب ایسی سرگرمیاں ہیں جن میں مصروف رہ کر فارغ وقت اچھی طرح اور مثبت کام کرتے ہوئے گزر جاتا ہے۔ انسان کی زندگی بوریت کا شکار نہیں ہوتی اور خوشگوار گزرتی ہے۔ مگر کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جن کا رُجحان مضر صحت دلچسپیوں کی طرف ہوتا ہے مثلاً سگریٹ نوشی، حقہ نوشی، اور شیشہ نوشی وغیرہ۔ ایسے مشاغل صحت کے لیے نہایت ہی نقصان دہ ہوتے ہیں۔ انسان کو چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو ایسے مشاغل سے دور رہے۔

شیشہ نوشی نوجوانوں میں بے حد مقبول ہو رہی ہے۔ گزشتہ چند سالوں میں شیشہ پینے والے شائقین کی تعداد میں 210 فی صد اضافہ ہُوا ہے۔ پہلے پہل خوشبُو اور تمبا کو والے حُقّے مشرقِ وسطیٰ میں ایجاد کیے گئے لیکن اب اس کے پینے والے مشرق سے لے کر مغرب تک پھیلے ہوئے ہیں۔ مختلف ایشیائی ریسٹورنٹوں میں شیشہ نوشی کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ دراصل شیشہ پینا حُقہ نوشی جیسا ہی عمل ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں تمبا کو کے علاوہ مختلف پھلوں کا ذائقہ بھی ڈال دیا جاتا ہے۔ نوجوانوں کو سگریٹ کے مقابلے میں اس کا ذائقہ اور خوُشبو اچھے لگتے ہیں۔ اس کے علاوہ سگریٹ اور تمبا کو کی نسبت اس میں نکوٹین کی مقدار ذرا کم ہوتی ہے۔ لہٰذا اس کے عادی ہو جانے کے امکانات بھی کم ہیں۔

ماہرین کی رائے میں صحت پر سگریٹ نوشی کے اثرات کی طرح شیشہ نوشی کے اثرات بھی اتنے ہی خطرناک ہیں۔ انہوں نے تجربات کر کے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ شیشہ پینے والے لوگوں کے جسم میں کاربن ڈائی آکسائڈ اور بینزین کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ تحقیق سے یہ بات بھی واضح طور پر سامنے آچکی ہے کہ بینزین اور کینسر میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ کینسر جیسے موذی مرض کا بھی سبب بن سکتی ہے۔ اور یہ کہ شیشے کا استعمال ان لوگوں کے لیے بھی نہایت مضر ہے جو دل اور پھیپھڑوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔ میرے خیال میں نوجوانوں کو ان تمام نقصان دہ مشاغل سے پرہیز کرنا چاہیے۔ بلکہ ایسے مشاغل اپنائیں جو ان کی صحت کے لیے مفید ہوں۔

Questions 8–9 سوال نمبر : 8–9

آپ اپنے سکول کے میگزین/رسالے کے لیے شیشہ نوشی جیسے مشغلے پر مضمون لکھ رہی/رہے ہیں۔

آپ مضمون کا خاکہ نکات کی شکل میں تیار کریں۔

متن کے حوالے سے اپنے نوٹس مندرجہ ذیل سرخیوں کے نیچے لکھیں۔

8 اچھے مشاغل اپنانے کے تین فائدے

- .... [1]
- .... [1]
- .... [1]

9 (a) نوجوانوں میں شیشہ نوشی کے بڑھتے ہُوئے رُجحان کی دو وجوہات

- .... [1]
- .... [1]

9 (b) تحقیق کے مطابق شیشہ نوشی کے نوجوانوں پر دو بُرے اثرات

- .... [1]
- .... [1]

[Total: 7]

مشق نمبر:4 Exercise 4

پیاز کے بارے میں درج ذیل معلومات پڑھ کر دوسرے صفحے پر دیے گئے سوال کا جواب لکھیں۔

سوال نمبر:10 Question 10

پیاز

پیاز مغربی ایشیاء میں وسیع پیمانے پر کاشت کی جانے والی ایک قدیم بوٹی ہے۔ خشک پیاز دُنیا کے دیگر علاقوں میں بھی اُگائی جاتی ہے جس میں چین، ہندوستان، امریکا، ترُکی، روس اور جاپان شامل ہیں۔ مختلف علاقوں میں اُگنے والے پیاز کی رنگت اور شکل مختلف ہوتی ہے۔ یہ سفید، پیلے اور سُرخ رنگ میں ملتی ہے اور یہ گول، چپٹی اور لمبی شکل میں بھی پائی جاتی ہے۔ یوں تو پیاز پوری دُنیا میں کھانوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ مگر ایشیاء میں زمانۂ قدیم سے لے کر عام طور پر درمیانے درجے کے گھروں کی غذا کا حصّہ تھی۔ پھر مغلیہ دور میں پیاز شاہی دستر خوان کی زینت بن گئی اور اس کی تجارت کو بھی فروغ ملا۔ اس میں پائے جانے والے اجزاء مثلاً نشاستہ، پروٹین اور کیلشیم ہماری غذا کا اہم حصّہ ہیں۔ اسی لیے یہ صحت کے لیے فائدہ مند بھی ہے اور کھانوں کو خوش ذائقہ بھی بناتی ہے۔ پیاز دنیا کی 45 صحت مند غذاؤں میں شمار ہوتی ہے۔

مصر میں بھی زمانۂ قدیم سے پیاز کو طاقت حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھا جاتا رہا ہے۔ ایک یونانی مورّخ کے مطابق پیاز کی انہیں خوبیوں کی بدولت یہ اُن غلاموں کو کھلائی جاتی تھی جنھوں نے اہرام مصر تعمیر کیے۔ پرانے زمانے میں یہ مصریوں کے لیے اتنی اہمیّت کی حامل تھی کہ وہ کسی اہم بات کے لیے قسم اُٹھاتے وقت اس پر ہاتھ رکھتے تھے۔ قدیم مصریوں کا یہ بھی یقین تھا کہ یہ بدروحوں کو بھگانے کے کام آتی ہے۔ یہ تو تھا اس کا تاریخی پسِ منظر، اب ہم اس کے فوائد اور نقصانات پر نظر ثانی کرتے ہیں۔

عالمی ادارۂ صحت کے مطابق تقریباً 80 فی صد لوگ صحت مند رہنے کے لیے غذا میں قدرتی اشیاء کا استعمال کرتے ہیں۔ پیاز چونکہ ایک قدرتی بُوٹی ہے اس لیے پوری دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ عام بیماریوں جیسے الرجی، نزلہ وزکام اور کان کے درد کے لیے مفید ہے۔ اس کے علاوہ ذیابیطس کے مرض کو دور کرتی ہے۔ سرطان کے مرض کے علاوہ قلبی امراض میں بھی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔ پیاز کا رس کیڑے مکوڑوں کے کاٹنے سے بچنے کے لیے جِلد پر استعمال کیا جا سکتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بالوں کو گھنا کرنے کے کام بھی آتا ہے۔ ہر چیز کے فوائد اور نقصان بھی ہوتے ہیں۔ ایشیائی باشندوں کا کہنا ہے کہ پیاز کے زیادہ استعمال سے پیٹ اور جسم میں درد ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگوں کو پیاز کاٹتے وقت آنکھوں میں چبھن محسوس ہوتی ہے جو شدید تکلیف کا باعث بن سکتی ہے۔ کٹی ہوئی پیاز اگر بچ جائے اور کافی عرصہ تک پڑی رہے تو اس کے استعمال سے پرہیز کریں کیونکہ اس کی خاصیت یہ ہے کہ یہ جراثیم کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ اسے استعمال کرنے کی بجائے ضائع کر دیں۔

Question 10 سوال نمبر :10

پچھلے صفحے پر دیے گئے مضمون کو پڑھیں۔

اس میں دی گئی معلومات کو استعمال کرتے ہُوئے انسانی خوراک اور صحت کے لیے پیاز کی اہمیت پر خلاصہ تحریر کریں۔

آپ کا خلاصہ تقریباً 100 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

خلاصے کے مواد کے 6 مارکس اور صحیح زبان کے استعمال کے 4 مارکس دیے جائیں گے۔

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

....

[Total: 10]

© UCLES 2017

مشق نمبر 5: Exercise 5

کیمبرج شہر کے بارے میں مندرجہ ذیل مضمون کو پڑھیں اور دوسرے صفحے پر دیے گئے سوالات کے جواب لکھیں۔

سوال نمبر: 11 تا 17 Questions 11–17

کیمبرج شہر

کیمبرج شہر دریائے کیم پر آباد ہے اسی نسبت سے اس کا نام بھی کیمبرج رکھا گیا ہے۔ یہ لندن سے زیادہ دُور نہیں تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر ہے۔ کیمبرج برطانیہ کے قدیمی شہروں میں سے ایک ہے، یہ ثقافتی، تجارتی اور تعلیمی مرکز ہونے کے طور پر خاص اہمیت کا حامل ہے۔ یہاں کی قدیم یونیورسٹی کا شمار دنیا کی پانچ اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ اس یونیورسٹی میں نہ صرف برطانیہ کے مختلف علاقوں سے بلکہ دُنیا کے ہر کونے سے لوگ حصولِ علم کے لیے آتے ہیں۔ یہاں پر داخلہ اعلیٰ گریڈ اور صلاحیّتوں کی بُنیاد پر ملتا ہے۔ کیمبرج یونیورسٹی کے ایک سابق ہونہار طالب علم کا کہنا ہے کہ یہاں کی تعلیم اور تجربے نے جہاں مجھے ایک طرف اعلیٰ تعلیم سے رُوشناس کیا، وہاں دوسری طرف دنیا بھر میں میرے لیے ملازمت کے دروازے کھول دیے ہیں۔

کیمبرج یونیورسٹی کے علاوہ اس کے کالج جیسے ٹرینٹی کالج، نیوٹن کالج، اور پرنس آف ویلز کالج بھی بہت مشہور ہیں۔ اس شہر کی دوسری قابلِ دید جگہوں میں خوُبصورت عجائب گھر، شاندار گرجا گھر اور آرٹ گیلری اپنے طرزِ تعمیر کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہیں۔ یونیورسٹی کے گردونواح میں آرام دہ ہوٹلوں اور ریسٹورانوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے پھر بھی یہ اتنے مصروف رہتے ہیں کہ مہینوں پہلے آپ کو اپنے لیے کمروں کا انتظام کرنا پڑتا ہے۔ اس کے باغات بھی اس شہر کی رونق کو دوبالا کرتے ہیں، خاص کر بوٹینیکل گارڈن تو جنت کا نمونہ پیش کرتا ہے اور سیّاحوں کی توجہ کا مرکز بھی ہے۔

کیمبرج وائیکنگ اور رومن دورِ حکومت سے تجارتی مرکز رہا ہے۔ یہ شہر اپنے چمڑے کی صنعت کے لیے تو مشہور تھا ہی لیکن گذشتہ سالوں میں سافٹ ویئر اور بایئو سائنس کی صنعت نے دنیا بھر میں اس کی شہرت کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ یہ شہر اپنے گرمیوں کے ثقافتی میلے کے لیے بھی مشہور ہے۔ جہاں طرح طرح کے مارکیٹ اسٹال پر ہر عمر کے لوگوں کے لیے اشیاء فروخت کی جاتی ہیں۔ برطانیہ کے دوسرے علاقوں سے بھی لوگ ان میلوں میں شرکت کرنے کے لیے آتے ہیں۔ اس کے علاوہ فوک موسیقی کا میلہ بھی منعقد کیا جاتا ہے جو لوگوں کے لیے دلچسپی اور تفریح کا باعث بنتا ہے۔

یہاں کی زمین ہموار ہونے کی وجہ سے سائیکل سواری کا عام رواج ہے۔ اس کے علاوہ یہاں کے لوگ اور یونیورسٹی کے طالب علم سفر کے اخراجات میں بچت کرنے کے لیے اس سواری کو فوقیت دیتے ہیں۔ سائیکل سواروں کی سہولت کی خاطر جگہ جگہ سائیکل پارک کرنے کے سٹینڈ بھی موجود ہیں۔ اگرچہ کیمبرج کے شہری اپنی ذاتی ضروریات اور سہولت کے لیے سائیکل استعمال کرتے ہیں مگر اس بات سے کسی کو انکار نہیں کہ ماحول پر اس کا بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔

© UCLES 2017

Questions 11–17 سوال نمبر : **11–17**

پچھلے صفحے پر کیمبرج شہر کے بارے میں معلومات پڑھ کر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب لکھیں۔

11 کیمبرج شہر کہاں واقع ہے؟

[1] ....

12 تعلیمی مرکز ہونے کے علاوہ اس شہر کی اور کیا خصوصیت ہے؟

[1] ....

13 کیمبرج یونیورسٹی کے ایک سابق طالب علم کے مطابق اس کا مستقبل کیسا ہو گا؟ اور کیوں؟

....

[2] ....

14 یہاں کی عمارات کی کونسی بات انہیں منفرد بناتی ہے؟

[1] ....

15 موجودہ دور میں کیمبرج نے کس صنعت کی بنُیاد پر نام کمایا ہے؟

[1] ....

16 کیمبرج شہر کے ثقافتی میلوں کی دو خوبیاں بیان کریں۔

....

[2] ....

17 کیمبرج میں لوگ سائیکل سواری کو کیوں ترجیح دیتے ہیں؟

....

[2] ....

[Total: 10]

Exercise 6 مشق نمبر:6

انعامی مقابلے میں حصہ لینے کے لیے درج ذیل عنوان پر ایک مضمون لکھیں۔

Question 18 سوال نمبر:18

آپ مضمون نویسی کے مقابلے میں حصّہ لینا چاہتی/چاہتے ہیں۔ مضمون کا عنوان ہے "سوشل میڈیا کے ذریعے لوگوں کو پریشان و ہراساں کرنا یعنی کہ "Cyber Bullying" - جیتنے والے طالب علم کو پُورے سال کی کورس کی کتابیں مفت دی جائیں گی۔

آپ کا مضمون 150 سے 200 الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔

آپ چاہیں تو مندرجہ ذیل نکات سے مدد لے سکتے ہیں۔

- ایک دوسرے کو پریشان اور ہراساں کرنے کی وجوہات
- لوگوں پر اس کے اثرات
- اس کی روک تھام کی تجاویز

مضمون کے مواد کے 10 نمبر

اور صحیح زبان کے استعمال کے 10 نمبر

© UCLES 2017

[Total: 20]

BLANK PAGE

© UCLES 2017

BLANK PAGE

© UCLES 2017

BLANK PAGE

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

To avoid the issue of disclosure of answer-related information to candidates, all copyright acknowledgements are reproduced online in the Cambridge International Examinations Copyright Acknowledgements Booklet. This is produced for each series of examinations and is freely available to download at www.cie.org.uk after the live examination series.

Cambridge International Examinations is part of the Cambridge Assessment Group. Cambridge Assessment is the brand name of University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.